



حدیث موضوع یا جعلی حدیث اس روایت کو کہا جاتا ہے جسکی پیغمبر اکرمؐ اور امام معصومؑ کی طرف جھوٹی نسبت دی گئی ہو۔ حدیث موضوع کو حدیث مجعول یا جعلی حدیث بھی کہا جاتا ہے۔ فقہاء کے مطابق جعلی احادیث کا نقل کرنا اس شخص پر حرام ہے جسے جعلی ہونے کا علم ہے؛ مگر یہ کہ جعلی ہونے کے مصداق کو بیان کرنے کی خاطر ذکر کرے۔ حدیث موضوع، ضعیف احادیث کی اقسام میں سے ایک ہے؛ اس فرق کے ساتھ کہ حدیث موضوع کے علاوہ دیگر ضعیف احادیث کا نقل کرنا منع نہیں ہے۔ درایت کی کتابوں میں جعلی احادیث کی شناخت کے کچھ طریقے بیان ہوئی ہیں ان میں سے ایک حدیث کا مفہوم عقل، قرآن، سنت اور ضروریات مذہب کے مخالف ہونا ہے۔

بعض علماء نے جعلی احادیث کی جمع آوری کی غرض سے کتابیں لکھی ہیں۔ سید عبدالحسین شرف الدین کی کتاب ابوہریرہ، سید علی حسینی میلانی کی کتاب احادیث ساختگی (جعلی احادیث) اور شیخ محمد تقی شوشتری کی کتاب الاخبار الدخیلة شیعوں کی اس بارے میں لکھی گئی کتابوں میں سے ہیں۔

مفہوم شناسی

حدیث موضوع وہ روایت ہے جو جعلی احادیث گھڑنے والوں کی طرف سے بنائی گئی ہیں اور پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ معصومینؑ کی طرف جھوٹی نسبت دی گئی ہے۔ ان احادیث کو موضوع حدیث، یا مجعول حدیث یا جعلی حدیث کہا جاتا ہے۔ [1] جعلی احادیث کو مختلف طریقوں سے جعل کیا جاتا تھا۔ جیسے پوری حدیث کا جعل کرنا، یا حدیث میں کچھ الفاظ اضافہ کرنا، کچھ الفاظ کم کرنا یا لفظ میں کوئی تحریف یا تبدیلی لے آنا [2]

جعلی احادیث کی کچھ مثالیں

پانچویں صدی ہجری میں لکھی گئی تاریخ بغداد نامی کتاب میں پیغمبر اکرمؐ سے منقول ہے کہ إِذَا رَأَيْتُمْ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ عَلَى مَنبَرٍ فاقْبَلُوهُ، فَإِنَّهُ أَمِينٌ مَأْمُونٌ؛ جب کبھی معاویہ کو میرے منبر پر تقریر کرتے ہوئے دیکھا تو اس کی بات مان لو کیونکہ وہ امین اور قابل اطمینان ہے۔ [3] شیعہ رجالی عالم محمد تقی شوشتری کا کہنا ہے کہ یہ حدیث اصل میں إِذَا رَأَيْتُمْ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ عَلَى مَنبَرٍ فاقْتُلُوهُ؛ جب معاویہ کو میرے منبر پر تقریر کرتے دیکھو تو اسے قتل کرو، [4] تھی جس میں «فاقْتُلُوهُ» (اسے قتل کردو) کو «فاقْبَلُوهُ» (اس کی تائید کرو) سے تبدیل کیا ہے اور پھر «فَإِنَّهُ أَمِينٌ مَأْمُونٌ»، کی عبارت بڑھا کر روایت میں تبدیلی نہیں آنے کے لئے شاہد لایا ہے۔ [5]

موضوع احادیث کی نشانیاں

علمائے رجال نے جعلی احادیث کو صحیح احادیث سے پہچاننے کی کچھ نشانیاں بیان کی ہیں؛ جن میں، حدیث گھڑنے والے کا حدیث جعلی ہونے پر اعتراف، جعلی ہونے پر ایسا قرینہ ہو جو جعلی ہونے پر دلالت کرے، جیسے حدیث کے الفاظ سست اور عام ہونا، [6] اور حدیث کا ضروریات مذہب [7] کے مخالف ہونا ہے۔

اسی طرح حدیث عقل، قرآن اور سنت کا اس طرح سے مخالف ہونا کہ جسکی تاویل نہ کی جاسکے اور ان کے ساتھ جمع بھی نہیں کیا جاسکے، اسی طرف کسی اہم موضوع کے بارے میں موجود روایت کا صرف ایک ہی راوی ہونا، جیسے انبیاءؑ سے ارث نہ ملنے والی روایت جس کا صرف ابوبکر راوی ہے، اسی طرح بعض اعمال کے ثواب یا عقاب کے بیان میں زیادہ روی کرنا، حدیث جعلی ہونے کی نشانیوں میں سے ہیں۔ [8] عبداللہ مامقانی کا مقباس الہدایہ میں کہنا ہے کہ اسلام کے چہرے کو مخدوش کرنا، اور انحرافی تحریکوں کی تقویت دینا بھی حدیث جعلی ہونے کی دیگر علامات میں سے ایک ہے۔ [9]

رجالیوں کی تعبیرات

کہا گیا ہے کہ جعلی احادیث کی طرف اشارہ کرنے کے لئے علمائے رجال نے ہذا حدیث موضوع (یہ موضوع حدیث ہے) موضوع الی النبی (پیغمبر کی طرف نسبت دی گئی حدیث)، ہذا حدیث کذب (یہ حدیث جھوٹی ہے) و مکذوب علی رسول اللہ (رسول اللہ پر جھوٹ کی نسبت دی گئی ہے) جیسی تعبیروں سے استفادہ کیا ہے۔ اسی طرح حدیث جعل کرنے والوں کیلئے، أَكْذَبُ النَّاسِ (لوگوں میں سب سے جھوٹا)، كَانَ الْوَضْعُ صِنَاعَتَهُ (جعل کرنا اس کا پیشہ تھا)، الْكَذْبُ بَصَاعَتُهُ (اس کا سرمایہ جھوٹ ہے)، إِلَيْهِ يَنْتَهِي الْكَذْبُ (جھوٹ اس پر پہنچ کر ختم ہوتی ہے)، مَنْبَعُ الْوَضْعِ، (جعل کا منبع)، كَانَ يَضَعُ الْحَدِيثَ (ہمیشہ حدیث گھاڑتا تھا)، دَجَّالٌ، مُتَّهِمٌ بِالْوَضْعِ (حدیث وضع کرنے پر متہم ہے)، مَعْدَنُ الْكَذْبِ، (جھوٹ کا خزانہ)، جَبَلُ الْكَذْبِ (جھوٹ کا پہاڑ)، رُكْنُ الْكَذْبِ (جھوٹ کی بنیاد)، جَرَّابُ الْكَذْبِ (جھوٹ کی تھیلی)، مَنْبَعُ الْكَذْبِ (جھوٹ کا سرچشمہ) و وَضَاعُ الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ (اپنی طرف سے حدیث جعل کرنے والا) کی تعبیرات استعمال کیا ہے۔ [10]

حدیث جعل کرنے کا مقصد

جعلی احادیث جعل کرنے کے علل و عوامل میں، ارباب اقتدار کے قرب کا حصول، [11] تخریب اسلام اور منحرف فرقوں کی مدد [12] کرنے کو ذکر کیا ہے۔ شہید ثانی نے غالیوں کو ایسی احادیث جعل کرنے والوں میں سے قرار دیا ہے۔ [13]

جعلی احادیث کا نقل حرام ہونا

حدیث، جعلی ہونے کو جانتے ہوئے بیان کرنا حرام ہے [14] کیونکہ گناہ میں مدد کرنے، برائیاں پھیلانے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے زمرے میں آتا ہے؛ [15] مگر یہ کہ ان احادیث کو جعلی احادیث کا مصداق بیان کرتے ہوئے ذکر کرے۔ [16] ضعیف احادیث کی اقسام میں سب سے زیادہ بری قسم موضوع احادیث کی ہے، [17] اسی لئے ضعیف احادیث کی دوسری اقسام کے ساتھ فرق رکھتے ہوئے کہا گیا ہے کہ موضوع احادیث کا نقل کرنا ہی ممنوع ہے لیکن دوسری ضعیف روایات کو نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [18]

آثار

بعض شیعہ اور سنی علماء نے جعلی احادیث کو جمع کیا ہے۔ اس بارے میں لکھی جانے والی شیعہ علما کی بعض تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

ابوہریرہ، بقلم سید عبدالحسین شرف الدین (1290-1377ھ) اس کتاب میں ابوہریرہ کی چالیس احادیث کو جعلی قرار دیا ہے۔ [19]

احادیث ساختگی، بقلم سید علی حسینی میلانی۔ اس کتاب میں احادیث کو خلفا کی ترتیب کے مطابق ذکر کیا ہے۔ [20]

الْأَخْبَارُ الدَّخِيلَةُ بقلم شیخ محمدتقی شوشتری (متوفی 1374 شمسی ہجری)۔ اس کتاب میں جعلی اور تحریف شدہ احادیث کے بعض موارد پر تحقیق ہوئی ہے۔

اہل سنت کی طرف سے جعلی احادیث کے بارے میں لکھی جانے والی کتابوں میں:

الموضوعات، تاليف ابن جوزي (متوفى 597هـ)، اللّآلى المصنوعه، تاليف، جلال الدين سيوطى (متوفى 911هـ)، الموضوعات الكبير، تاليف ملّا على قارى بروى و احاديث السنن الاربعة الموضوعة بحكم الالبانى تحقيق محمد شومان رملى قابل ذكر هـى.

حواله جات

1. مامقانى، مقباس الهداية، ١٣٨٥ش، ج١، ص٢٩٢؛ شهيد ثانى، شرح البداية فى علم الدراية، بى تا، ج١، ص١٥٥.
2. رفيعى، درسنامه وضع حديث، ١٣٨٢ش، ص١٦٤-١٤٢.
3. بغدادى، تاريخ بغداد، دار الكتب العلميه، ج١، ص٢٤٥.
4. ملاحظه كرى: منقرى، وقعة صفين، ١٣٨٢ق، ص٢١٦.
5. شوشترى، الأخبار الدخيله، ١٢١٥ق، ص٢٣٠-٢٣١.
6. مامقانى، مقباس الهداية، ١٣٨٥ش، ج١، ص٢٩٣.
7. مديرشانه چى، علم الحديث، ١٣٨١ش، ص١٣١-١٣٢.
8. مامقانى، مقباس الهداية، ١٣٨٥ش، ج١، ص٢٩٣ تا ٢٩٥؛ شهيد ثانى، شرح البداية فى علم الدراية، بى تا، ج١، ص١٥٥.
9. مامقانى، مقباس لهداية، ١٣٨٥ش، ج١، ص٢٩٩.
10. رفيعى، درسنامه وضع حديث، ١٣٨٢ش، ص٢٦٢-٢٦٥.
11. شهيد ثانى، الرعايه فى علم الدرايه، ص١٥٢؛ مامقانى، مقباس الهداية، ١٣٨٥ش، ج١، ص٢٩٦.
12. مامقانى، مقباس الهداية، ١٣٨٥ش، ج١، ص٢٩٩.
13. شهيد ثانى، الرعايه فى علم الدرايه، ١٢٠٨ق، ص١٦٠.
14. مامقانى، مقباس الهداية، ١٣٨٥ش، ج١، ص٢٩٢-٢٩٣.
15. مامقانى، مقباس الهداية، ١٣٨٥ش، ج١، ص٣٠١.
16. مامقانى، مقباس الهداية، ١٣٨٥ش، ج١، ص٢٩٢-٢٩٣؛ شهيد ثانى، شرح البداية فى علم الدراية، بى تا، ج١، ص١٥٥.
17. مامقانى، مقباس الهداية، ١٣٨٥ش، ج١، ص٢٩٢.
18. شهيد ثانى، شرح البداية فى علم الدرايه، بى تا، ص١٥٥؛ مامقانى، مقباس الهداية، ١٣٨٥ش، ج١، ص٣٠١.
19. ملاحظه كرى: شرف الدين، ابو بريره، ١٢١١ق، ص١٦.
20. ملاحظه كرى: ميلانى، احاديث ساختگى، ١٣٨٩ش، ص١٥.